نذر مومنین

ل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا
(اے) پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان (نعمت) نازل فرما کہ وہ دن ہم لوگوں کیلئے
لاولنا واخرنا وایۃ منک آیہ ۱۱۴ المائدہ
ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کیلئے عید کا دن قرار پائے اور ہمارے حق میں تیری طرف سے ایک نشانی

اعمال عیدین

مصنفہ
اعلی حضرت سند المفسرین فخر المحققین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار شریعتمدار شمس العلماء علامہ سید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر و الزمان

جسکو

ڈاکٹر محمد وحی رضوی سالک ساکن نیلوسرہ نے مومنین کی سہولت کے لئے مرتب کرکے چھپوایا اور بغرض حصول ثواب مومنین کیا

مطابق ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء

ل سنت مؤکدہ ہے بعض علما نے واجب بھی کہا
ہے۔ بہتر ہے کہ بعد نماز صبح کے سایہ میں غسل کرے اور غسل سے
پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَاتِّبَاعِ
سُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ پھر بسم اللہ کہہ کر غسل کرے
اور غسل ختم کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ کَفَّارَةً لِذُنُوْبِیْ
وَطَهِّرْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الدَّنَسَ روز عید اسی غسل سے زیارت
امام حسین علیہ السلام پڑھے کہ بہت ثواب ہے:۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

ـسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ
ـسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ پھر زیارت
پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ
ـمُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
ـاِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی

كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ
وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ
الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّٰهُ
اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ
اَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ
لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ
مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ
وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ
الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ
مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ

اَلْوُثْقٰی وَالْحُجَّۃُ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَاُشْھِدُ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَنْبِیَآئَہٗ وَرُسُلَہٗ اِنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَّبِاِیَابِکُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَّاَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَامِکُمْ وَعَلٰی شَاھِدِکُمْ وَعَلٰی غَآئِبِکُمْ وَعَلٰی ظَاھِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ پس دو رکعت نماز زیارت پڑھے

نماز عید

دو رکعت ہے اور واجب ہے لیکن زمانہ غیبت امام میں سنت مؤکدہ ہے اور تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں سنت ہے لیکن افضل یہ ہے کہ باجماعت ادا کرے۔ وقت نماز سوا پہر دن چڑھنے کے بعد سے بیکر دوپہر دن تک ہے اسکے بعد قضا ہے اگر جماعت میں پڑھے تو چاہیئے کہ پیش نماز عادل کے پیچھے پڑھے۔ اور بغیر اذان و اقامت کے قبلہ رُخ کھڑا ہو کر نیت کرے۔ کہ دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الضحٰے کی پڑھتا ہوں میں پیچھے اس امام کے قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (دل میں اشارہ طرف امام کے کرے) گر امام کے سورہ پڑھنے کی آواز کان میں آتی ہو تو خاموش کھڑا رہے۔ کچھ

نہ پڑھے اگر آواز نہ آتی ہو تو بعد تکبیرۃ الاحرام رکعت اول میں
سورہ الحمد اور سورہ سبح اسم پڑھے اور بعد ان سورتوں
کے ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے پانچ مرتبہ دعائے قنوت پڑھے۔
اور رکوع و سجود بجا لاوے۔ اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں
بعد الحمد کے سورہ والشمس پڑھے اور بعد ان سورتوں
کے ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے چار مرتبہ دعائے قنوت پڑھے۔ بعد
ازاں رکوع و سجود و تشہد و سلام کہہ کے نماز کو ختم کرے۔ نماز
جماعت میں متابعت پیش نماز کی کرتا رہے۔ ورنہ نماز صحیح
نہ ہوگی۔ نماز عیدین کے بعد فوراً دو خطبے پڑھنے ضروری ہیں
جو حمد و ثنائے خدا اور نعت و شہادت رسالت محمد مصطفےٰ صلعم و
مناقب و فضائل اور شہادت امامت حضرت آئمہ علیہم السلام
پر مشتمل ہوں۔ دو رکعت نماز پوری ہو جانے کے بعد نمازی
اپنی جگہ پر قائم رہیں۔ اور دونوں خطبے خاموش بیٹھ کر سنیں
اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو اُن کی نماز ناقص رہ جاویگی۔ اور پوری
نماز عید کا ثواب نہ ملے گا۔

رکعت اول میں بعد الحمد کے یہ سورہ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ۙ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۙ
وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۙ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۙ فَجَعَلَهٗ
غُثَآءً اَحْوٰی ؕ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ
اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ؕ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۚ ۖ
فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ؕ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۙ
وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۙ الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ۚ ثُمَّ
لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ؕ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ۙ وَذَكَرَ
اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ؕ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۙ
وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ؕ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۙ
صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ؕ

رکعت دوم میں بعد سورہ حمد کے یہ سورہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۙ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰهَا ۙ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۙ فَاَلْهَمَهَا

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَشَرَفًا وَكَرَامَةً وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ ۔

سنّت مؤکدہ ہے کہ شبِ عید کو بعد نمازِ مغرب و عشا

اور روز عید کو بعد نماز صبح و نماز عید یہ تکبیرات پڑھے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰانَا
اگر عید الضحیٰ ہو تو اس قدر زیادہ پڑھے۔ عَلٰی مَا رَزَقْنَا
مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا۔

احکامِ فطرہ

روز عید رمضان فطرہ دینا واجب مؤکدہ ہے۔ اور شرط قبولیت روزہ ہے۔ اگر دینے کی مقدرت رکھتا ہے اور نہ دے تو گناہ کبیرہ ہے۔ جس طرح بغیر صلوات کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح بغیر فطرہ ادا کیئے روزہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ فطرہ زکوٰۃ بدن ہے۔ اور ایک قسم کا صدقہ ہے بدن کو پاک کرتا ہے کثافت سے۔ جو شخص اپنا اور اپنے عیال کا سال بھر کا کھانا رکھتا ہو تو واجب ہے کہ فطرہ ادا کرے۔ بلکہ یہاں تک کہا ہے۔ کہ اگر شب عید کو کھانے سے زیادہ فطرہ بھر کا اپنے پاس رکھتا ہو تو واجب ہے کہ ادا کرے اگر اپنی عیال میں سے کسی کا فطرہ ادا نہ کریگا۔ تو حدیث صحیح میں ہے کہ اس کے ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔

اگر مفلس ہو تو ایک فطرہ دست بدست پھرا کر دیوے اور اپنے اہل وعیال اور ملازمین جو ہمراہ رہتے ہوں اور کھانا کھاتے ہوں اور مہمان اور جو شخص قبل غروب آفتاب گھر میں آوے اور افطار کرے ان سب کا فطرہ دینا بشرط مقدرت واجب ہے۔ لیکن اگر بعد شام کے آوے اور افطار نہ کرے تو بہتر ہے کہ دونوں دیویں یا ایک ان میں سے دیوے دوسرے کی اجازت سے۔ فطرہ نابالغ اور غلام اور دیوانہ پر واجب نہیں۔ لیکن یہ جس کے عیال میں ہوں اس پر واجب ہے اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کو روٹی کپڑا بسر زندگی کے لئے دیتا ہو۔ لیکن وہ اُس کے گھر میں نہ رہتے ہوں تو اُن لوگوں کا فطرہ اس پر واجب نہیں۔ اسی طرح اگر شام سے پہلے فقیر کو کھانا دیوے۔ یا دوست یا ہمسایہ کو بھیجے تو اس کا فطرہ واجب نہیں۔ بہتر ہے کہ فطرہ شام کو الگ کر دیوے اور نماز عید سے پہلے مستحقین کو پہنچا دیوے۔ نیّت کرے۔ کہ زکوٰۃ فطرہ دیتا ہوں میں اپنے اور اپنے عیال اور متعلقین کی طرف سے ادا تقرب بخدا۔ اگر صبح کو بھی جدا کرے۔ تو خوب ہے اگر نماز عید سے پہلے جدا کرے اور اس دن یا دوسرے دن

بہ سبب مستحقین موجود نہ ہونے کے تاخیر ہو جاوے تو مضائقہ نہیں اور جنس فطرہ اُس شہر کی غالب غذا ہے جیسے گندم و چاول وخرما۔ جو لوگ عادتاً گندم کھاتے ہیں۔ وہ گندم دیویں اور جو لوگ چاول کھاتے ہوں چاول دیویں اور جو گندم اور چاول دونوں کھاتے ہیں۔ مثلاً ایک وقت گندم اور دوسرے وقت چاول وہ نصف گندم اور نصف چاول دیویں۔ اگر جنس کا حساب کر کے نقدی مستحقین کو تقسیم کر دیوے۔ تو یہی بہتر ہے اور مقدار فطرہ کی شرعاً ایک صاع ہے جو وزن میں ساڑھے تین سیر انگریزی کے برابر ہوتا ہے لیکن اگر احتیاطاً فی کس چار سیر کے حساب سے دیویں تو بہتر ہے۔ فطرہ سید کا سید اور غیر سید دونوں کو دے سکتے ہیں لیکن غیر سید کا فطرہ سید کو دینا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

مستحقین فطرہ

وہ شخص جو اپنا اور اپنے عیال کا سال بھر کا کھانا نہ رکھتا ہو ہاتھ پھیلا کر سوال نہ کرتا ہو۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہو۔ مومن اثنا عشری ہو۔ یتیم اور بیوہ جن کا کوئی پرورش کنندہ نہ ہو۔ اور جو لوگ واجب النفقہ ہوں مثلاً ماں باپ۔ دادا دادی۔ بیٹے

بیٹیاں انکو فطرہ نہیں دے سکتے لیکن اگر عبد مخلص ہو اسکو دینا بہتر ہے اسکے بعد ہمسایہ جو پریشان روزی ہو اسکے بعد فاضل اور صالح تر اور پریشان تر کو دیوے۔ بہتر تو یہ ہے کہ مجتہدین کی خدمت میں رقم فطرہ پہنچادے کہ وہ خود مستحقین کو پہنچادیں اور ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔ شیعہ یتیم خانہ میں مومن اثنا عشری ایتام کی امداد و ضروریات کے لئے فطرہ بھیجنا بہترین مصرف ہے۔

احکام قربانی

قربانی سنت مؤکدہ ہے لیکن مقام منیٰ میں واجب ہے۔ اپنی عیال کی طرف سے خواہ کرے یا نہ کرے لیکن اپنے لئے ضرور کرے۔ یہاں تک حدیث میں ہے کہ اگر قرض لیکر قربانی کریگا تو خدا اس قرض کو ادا کریگا بہتر ہے کہ قربانی عید کے دن کرے لیکن ۱۱۔ یا ۱۲۔ کو بھی قربانی کر سکتا ہے اور مقام منےٰ میں ۱۳۔ کو بھی کر سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ قربانی کے جانور نے گھر میں پرورش نہ پائی ہو۔ اونٹ کی عمر پانچ سال سے کم نہ ہو۔ گائے یا بکرا ایک سال سے زائد عمر کا ہو۔ اگر پورے دو سال کا ہو تو بہتر ہے اور اگر بھیڑ بکری ہو تو چھ ماہ سے کم کی نہ ہو۔ بہتر ہے کہ سات مہینہ کی ہو۔ جانور کے کسی عضو میں عیب و نقص نہ ہو۔ مثلاً اندھا۔ لنگڑا کانا۔ سینگ ٹوٹا۔ کان کٹا نہ ہو۔ بیمار ضعیف۔ بوڑھا نہ ہو۔ خصیہ کٹا ہوا

یا خصیہ ٹوٹا ہوا یا مَلا ہوا نہ ہو۔ ہاں اونٹ اور گائے مادہ ہو بھیڑ اور بکری نر ہو تو بہتر ہے۔ سنت ہے کہ خود ذبح کرے یا اپنا داہنا ہاتھ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر رکھے۔ اونٹ کو نحر کرے ذبح نہ کرے۔ ورنہ حرام ہو جاویگا۔ جانور کو رو بقبلہ ذبح کرے۔ چھری تیز ہو۔ چار رگیں گردن کی کٹ جاویں یعنے نرخری۔ کھانے کی نالی اور دو بڑی خون کی رگیں جبتک دم نہ نکل جاوے۔ سر نہ جدا کریں۔

دعائے قربانی

ذبح یا نحر کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح یا نحر کرے اور ذبح کے بعد اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ کہے اگر کئی آدمیوں نے ملکر قربانی کی ہے تو اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ کہے۔ اور اگر کسی کی نیابت سے قربانی کر رہا ہے تو مِنِّيْ کے بجائے اُس شخص کا نام لیوے مثلاً کہے مِنْ عَلِيِّ حَسَنٍ۔

سنت ہے کہ بعد از نماز عید آپ افطار گوشت قربانی سے کرے ایک حصہ عیال کھاویں ایک حصہ ہمسایہ پریشان کو تقسیم کرے ایک

حصّہ فقراء مساکین اور سوال کنندہ کو دیوے۔ گلہ و پوست وغیرہ تصدق کرے قصاب کو نہ دیوے۔ یا قیمت یتیم خانہ میں پہنچا دیوے۔ یا مقامی انجمن امامیہ یا پنجاب شیعہ مشن لاہور میں جو نماز عید و جماعت کی منتظم ہو پہنچا دیوے یا مجتہدین کو سپرد کر دیوے کہ وہ مستحقین کو پہنچا دیویں۔ اگر بکری یا گوسفند ممکن نہ ہو تو اس کی اوسط قیمت تصدق کرے اگر مقدرت ہو تو ایک اپنے لئے اور ایک اپنے عیال کے لئے قربانی کرے۔ اگر ماں باپ عزیز و اقربا کے لئے قربانی کرے تو خوب ہے اگر جدا جدا قربانی کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو باہم شرکت میں سات آدمی یا ستر آدمی تک قربانی کر سکتے ہیں ؎

دیگر مسائل ضروری متعلق ذبح

اول جس آلے سے حیوان ذبح کیا جائے وہ اُس حیوان کے موافق اور مناسب ہو ایسا نہ ہو کہ کبوتر یا مرغ کو تلوار سے ذبح کریں اور گائے بھینس کو چاقو سے کہ یہ مکروہ ہے دوسرے ذبح کرنیوالا تمیز رکھتا ہو۔ مست مدہوش اور دیوانہ نہ ہو۔ صاحب عقل ہو مسلمان ہو۔ پس ذبیحہ طفل بے تمیز اور غیر مسلم کا حلال نہیں۔ تیسرے ذبح کرتے وقت ذبح کرنیوالا اور جانور دونوں روبقبلہ ہوں اگر عمداً جانور کو روبقبلہ ذبح نہ کریگا۔ تو حرام ہے۔ اِلّا جبکہ جانور کے رجانے کا خوف ہو اور سمت

قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو رو بقبلہ ہونا ساقط ہے۔ اور جب تک مذبوح سرد
نہ ہو جاوے اسکو قبلہ سے نہ ہٹاویں۔ چوتھے۔ بعد ذبح جانور کا حرکت
کرنا ضروری ہے اگر حرکت نہ کرے اور مر جاسکے۔ تو حلال نہیں۔
پانچویں۔ ایک حیوان کو دوسرے حیوان کے سامنے ذبح کرنا جبکہ ذبح
کے وقت وہ اسکو دیکھ رہا ہو مکروہ ہے۔ چھٹے۔ ذبح کے وقت حیوان کا
سر عمداً جدا کر دینا فعل حرام ہے لیکن گوشت ذبیحہ کا حلال ہو گا۔ ساتویں
ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا واجب ہے۔ باقی دعائیں
پڑھنا سنت ہیں اگر بِسْمِ اللّٰہ ترک کرے گا تو حرام ہے۔

وہ حصے جو جانوران حلال گوشت میں حرام یا مکروہ ہیں

(۱) حصے جو حرام ہیں۔ ذکر اور فرج خواہ کھال اور جسم کے
اندر ہوں یا باہر۔ خصیہ۔ تلی۔ پتہ۔ مثانہ پیشاب۔ بچہ دان۔
حرام مغز۔ غدود۔ پشت اور گردن کے زرد پٹھے۔ خرزہ دماغ۔
یعنے مغز جو چنے کے برابر دماغ کے نیچے ہوتا ہے۔ آنکھوں کی
سیاہی یعنے پتلی۔ بول۔ سرگین یعنے گوبر مینگنی۔ تھوک۔ ناک۔
منی۔ بلغم۔ دل کے اندر کا خون۔ زندہ جانور کے گوشت کا پارچہ
(۲) حصے جو مکروہ ہیں۔ گردہ۔ گوشت کے اندر کی رگیں
اوجھڑی لیکن کلیجی پھیپھڑا دل اور کُری حلال ہیں۔

نقل توثیق

اعلےٰ حضرت صدر المفسرین فخر المحققین ۔ حجۃ الاسلام والمسلمین
سرکار شریعتمدار شمس العلماء علامہ سید علی الحائری صاحب
قبلہ مجتہد العصر والزمان دام ظلہ

باسمہ سبحانہ

مسائل مندرجہ رسالہ ہذا متعلق عید الفطر و عید الاضحیٰ میں
نے ملاحظہ کئے ان پر عمل کرنا سادات اور مومنین کے لئے لازمی
ہے۔ تاکہ ان کے اعمال صحیح طور پر ادا ہو سکیں۔

وبہ المستعان وعلیہ التکلان وھو یتولی الصالحین

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ
علی الحائری بقلمہ
دار الشریعۃ سادات گنج لاہور
۱۵ ۔ ماہ صیام
سنہ ۱۳۵۴ھ

التماس دُعا

بخدمت جمیع حضرات مومنین و شیعیان حضرت امیرالمومنین و موالیان حضرات آئمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین دست بستہ التماس ہے کہ بعد ختم قرآن اس کمترین کے انجاح مطالب دنیا و آخرت کے لئے دعا فرماویں ۞

کمترین

ڈاکٹر محمد جی رضوی

~~افسر جنرل [illegible] لاہور~~

~~حال مقیم [illegible] لاہور~~

المورخہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء